آئندہ شماروں کے اہم موضوعات

☆ ہندوستان میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم وتربیت کیا تھا جہاں ایک ہی درس گاہ کے یکساں نظام تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے والے تین اہم جماعت مجدد الف ثانیؒ، ممتاز عالم وصوفی بن جاتے ہیں اور سعد اللہ خان وزیر اعظم مغلیہ سلطنت کے عہدے پر فائز ہوتے ہیں اور استاد احمد تاج محل کے معمار بن جاتے ہیں، یہ تینوں ایک ہی استاد کے شاگرد تھے۔ وہ نظام تعلیم وتربیت کیا تھا؟

☆ عربوں نے یونانی زبان سے طب، فلسفے اور منطق وغیرہ کے تراجم کیے لیکن یونانی ادب خصوصاً ڈرامے کی طرف قطعاً توجہ نہیں دی۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ عربی ادب اور شاعری میں ڈرامے کا وجود کیوں نہیں ملتا؟ ٹی ایس ایلیٹ کے مطابق تھیٹر ایک ایسا عطیہ ہے جو ہر قوم کو نہیں ملتا خواہ اس کا تمدن کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو، یہ عطیہ مختلف اوقات میں ہندوؤں، جاپانیوں، یونانیوں، انگریزوں، فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کو ملا اور کمتر درجے میں ٹیوٹانیوں اور اہل سکنڈی نیویا کو عطا کیا گیا۔ یہ عطیہ اہل روما کو نہیں ملا اور ان کے جانشین اطالویوں کو بھی زیادہ فیاضی سے نہیں دیا گیا''۔ ٹی ایس ایلیٹ نے اس گفتگو میں عربوں کا ذکر نہیں کیا جنھیں لہو ولعب اور فضولیات پر مشتمل ڈرامہ بازی کا عطیہ قدرت سے بالکل نہیں ملا۔ روما، عرب، اطالیہ کی مابعد الطبیعیات کی روشنی میں ایلیٹ کے نقطۂ نظر کا جائزہ لیا جائے تو سامی النسل مذاہب کی سرزمین میں ڈرامے سے گریز کے کیا اسباب تھے؟

☆ فرعون کی غرقابی کے بعد، سلطنت بنی اسرائیل کو عطا کی گئی اور یہ سلطنت کئی سو برس قائم رہی لیکن حضرت موسیٰؑ کے پیروکاروں یعنی مسلمانوں نے کوئی ایسی عمارت نہیں بنائی جو اہرام مصر سے اعلیٰ درجے کی ہو یا کم از کم اس کے برابر ہو، اس کی کیا وجہ تھی؟ بنی اسرائیل نے تمکن فی الارض حاصل ہونے کے باوجود فرعون کی قوم کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی حتیٰ کہ مقابر فرعون اور اہرام مصر کو کوئی نقصان تک نہ پہنچایا اس رویے کی کیا وجوہات تھیں؟ مصر میں حضرت یوسفؑ کو تمکن فی الارض حاصل رہا لیکن انھوں نے اہرام کے متوازی کوئی طرز تعمیر ایجاد نہیں کیا کیوں؟

☆ مولانا عبد الماجدؒ دریا آبادی نے خطبات اقبال کے اردو ترجمے کی خبر پر یہ تبصرہ کیوں کیا تھا کہ ''اقبال، سرسید، خواجہ کمال الدین اسلام کو جب یورپ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ڈرتے رہتے ہیں کہ کوئی بات بھی زبان سے ایسی نہ نکلنے پائے جو یورپ کے مذاق طبیعت پر بار ہو۔ خطبات اگر اردو میں منتقل ہو کر بھی آئے تو اس کی اشاعت کا دائرہ بہت ہی محدود رہے گا اور فتنہ انشاء اللہ کسی وسیع رقبے تک پھیلنے نہ پائے گا۔ [۲۶/جون ۱۹۳۱ صدق]

☆ عالم اسلام میں علامہ اقبالؒ واحد ہستی تھے جنھیں مغربی فکر وفلسفے پر عبور حاصل تھا اور فکری علمی فلسفیانہ سطح پر اسلام کو مغرب کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے انھوں نے ''خطبات'' لکھے۔ افغانی سرسید عبدہ پرویز، مفتی تقی عثمانی، محمود غازی، یوسف قرضاوی مغربی فکر وفلسفے سے ناواقف ہیں اور جزو کی بنیاد پر فتاویٰ دے رہے ہیں۔ فقہ کا اصول یہ ہے کہ حرام کا مقدمہ بھی حرام ہے اس اصول کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہ حضرات اس بات سے بھی ناواقف ہیں کہ علامہ اقبالؒ جو سچے عاشق رسول تھے مغرب کے بارے میں اپنے رویے پر افسردہ تھے اور زندگی کے آخری ایام میں انھوں نے کہا تھا

کہ: ''میں نے اپنی زندگی کے ۳۵ سال اسلام اور موجودہ تہذیب وتمدن کی تطبیق کی تدابیر کے غور وفکر میں بسر کر دیے ہیں اور اس عرصے میں یہی میری زندگی کا مقصد وحید رہا ہے۔ میرے حال کے سفر نے مجھے کسی حد تک اس نتیجہ پر پہنچا دیا ہے کہ ایسے مسئلے کو اس شکل میں پیش نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کا مطلب بجز اس کے کچھ نہیں کہ اسلام موجودہ تمدن کے مقابلے میں ایک کمزور طاقت ہے۔ میری رائے میں اس کو یوں پیش کرنا چاہیے کہ موجودہ تمدن کو کس طرح اسلام کے قریب تر لایا جائے''۔

[روزنامہ انقلاب، ۴/ مارچ ۱۹۳۳ء، ٹاؤن ہال کے باغ میں یکم مارچ ۱۹۳۳ء کو اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے استقبالیہ میں علامہ اقبال کا خطاب بحوالہ خطبات اقبال نئے تناظر میں، سہیل عمر] علامہ اقبال جیسی بصیرت ہمارے مفکرین کو کیوں حاصل نہیں؟

☆ قوم عاد، نوحؑ، ابراہیمؑ، نبی اسرائیل، لوط، اصحاب الایکہ وثمود، قوم تبع وسباء کی تاریخ کی روشنی میں حالات کا معروضی تقاضہ کیا ہوتا تھا اور اس تقاضے کے مطابق کیا عمل ہونا چاہیے۔ مغرب کے سامنے سجدہ کر دیا جائے، اس کے کفر کو قبول کرلیا جائے یا قرآن کے اس حکم کو مانا جائے وامرت ان اکون من المسلمین. البقرہ آیت ۲۷ [کوئی مانے یا نہ مانے] مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں [ترجمہ]

☆ یہ خیال عام ہے کہ ٹی وی موثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ فکر ونظر کے زاویے بدل دیتا ہے لیکن یہ خیال درست نہیں اس کی تازہ ترین مثال جیو کا مقبول پروگرام ''شادی آن لائن'' ہے جو ۹/ فروری ۲۰۰۲ء کو شروع ہوا یکم جون ۲۰۰۵ء تک اس کی سو نشریات دنیا بھر میں سنی گئیں۔ تین سال سے جاری اس پروگرام میں شادی کے تین سو امیدوار شریک ہوئے اور سو ہفتوں میں جیو کے ذریعے صرف ۱۱۲ امیدواروں کی شادیاں ہوسکیں، یہ شادیاں کس حال میں ہیں جیو اس بارے میں خاموش ہے، مخصوص شہروں میں معاوضے پر کام کرنے والی مشاطائیں سال میں دس بارہ شادیاں کرا دیتی ہیں لیکن جیو کا دائرہ کار ایک مشاطہ کے دائرہ عمل سے آگے نہ بڑھ سکا کیوں؟ جیو کی ویب سائٹ پر دنیا بھر سے تین سال میں صرف پچاس ہزار لوگوں نے رجوع کیا جب کہ مخصوص شہروں میں کام کرنے والے اچھے میرج بیورو سے دس بارہ ہزار افراد ایک سال میں رجوع کرتے ہیں۔ شادی اسلامی معاشرت کا بنیادی ادارہ ہے اور شادی کے معاملے میں زوال پذیر اسلامی معاشرہ آج بھی چھچھور پن کو پسند نہیں کرتا اور اس مقدس رشتے کو بازاری رنگ میں ناپسند کرتا ہے۔ کیا اسلامی معاشروں میں مغربیت کے خلاف ایک خاموش مخفی قوت موجود ہے جسے حرکی قوت میں بدلا جاسکتا ہے؟ کیا معاشرتی سطح پر انقلابی تحریکوں کی ضرورت ہے؟ کیا ہماری دینی قیادت معاشرتی معاملات میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہی ہے؟

☆ عروج وزوال کا قانون قرآن کریم کی روشنی میں کیا ہے؟ کیا کسی نبی نے اعلیٰ معیار زندگی، سماجی فلاح و بہبود، معاشی خوش حالی، فارغ البالی، مرفع الحالی کے دعوؤں کے ذریعے دعوتِ دین کا کام کیا۔ کیا وجہ ہے کہ انبیاء دین کی دعوت کی بنیاد ہمیشہ توحید اور آخرت پر تعمیر کرتے ہیں، کبھی عوام کو یا اپنی امت کو دنیا طلبی، دنیاوی مسائل، فلاح، ترقی، مادی دوڑ میں سبقت کے ذریعے اپنی دعوت کی طرف متوجہ نہیں کرتے اور حاضر وموجود نظام کے خلاف نعرے بازی، جلسہ جلوس کرنے کے بجائے حکمرانوں اور عوام سے صرف ایک ہی بات کرتے ہیں کہ اللہ کو پہچانو اور آخرت کی فکر کرو، کیا انبیاء کی

جانشین تحریکیں اس حکمت عملی کے بغیر کامیابی حاصل کرسکتی ہیں؟

☆ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے سائنس اور فنون سیکھے اور زمانے کا امام بن گیا۔ مغرب میں سائنس، ٹیکنالوجی اور ترقی قرآن کریم اور اسلام کے باعث ممکن ہوئی۔ اگر اسلام نہ آتا تو انسانی شعور کا ارتقاء نہ ہوتا، سائنسی ترقی نہ ہوتی، اگر یہ تمام دعوے درست ہیں تو سوال یہ ہے کہ اسلام کی آمد سے قبل فراعنہ مصر نے سائنسی کمالات کیسے حاصل کیے، چینی، رومی اور یونانی تہذیبوں نے اسلام سے استفادہ کیے بغیر کیسے ترقی کی۔ موہنجوداڑو کی عظیم الشان تہذیب کیسے وجود میں آئی؟ چار ہزار سال پہلے موہنجوداڑو میں نکاسی آب و غلاظت [Drainage System] کا زبردست نظام موجود تھا لیکن جزیرۃ العرب میں یہ نظام ایک صدی پہلے تک موجود نہ تھا، کیا تہذیبوں اور تمدنوں کے عروج کا پیمانہ ان کی سڑکوں کی چوڑائی، عمارتوں کی خوبصورتی، فراہمی آب کے انتظامات سے کیا جاتا ہے یا یہ تمام ضمنی مباحث ہوتے ہیں اصل پیمانہ کچھ اور ہوتا ہے؟ قرآن وسنت اس سلسلے میں ہماری کیا رہنمائی کرتے ہیں؟

☆ کیا انبیاء اور ان کے معاشرے سائنس، ٹیکنالوجی، ترقی عالیشان عمارتوں سے نہیں پہچانے جاتے بلکہ انھیں ان کی تعلیمات کردار اور افکار سے پہچانا جاتا ہے؟ کیا اسی لیے فراعنہ کی عمارتیں محفوظ ہیں لیکن انبیاء بنی اسرائیل کی کوئی یادگار محفوظ نہیں لیکن ان کی تعلیمات کے ماننے اور جاننے والے آج بھی زندہ ہیں، فرعون کا نام لیوا ایک بھی نہیں لیکن اس عظیم الشان تمدن کی عمارتیں آج بھی اس قوم کی تباہی کا نوحہ سنا رہی ہیں عاد وثمود مٹا دیے گئے دنیا میں ایک آنکھ بھی ان پر رونے کے لیے زندہ نہیں لیکن وہ انبیاء جو ان قوموں کو بربادی سے بچانے کے لیے دعوت دین دیتے رہے ان کا نام آج بھی زندہ ہے لیکن ان انبیاء سے منسوب کوئی سائنس کوئی ٹکنالوجی کوئی عمارت، تاریخ میں نظر نہیں آتی آخر سائنس و ٹکنالوجی کے بغیر انبیاء تاریخ میں کس طرح زندہ ہیں؟ وہ کیا چیز ہے جو انھیں آج تک مرجع خلائق بنائے ہوئے ہے؟

☆ تاریخ اسلام میں مدرسہ ہمیشہ مسجد کے ساتھ قائم کیا جاتا تھا اور مدرسے کا وہی ماحول ہوتا جو مسجد کا ماحول تھا۔ یعنی وہی للّٰہیت، وہی سادگی وہی تہذیب اور وہی ثقافت جو مسجد میں موجزن ہوتی وہی مدرسے کو اپنے دائرے میں محصور کرلیتی اعتکاف کرنے والے فرش پر سوتے لہٰذا مدرسے کے طلباء بھی فرش پر سوتے مسجد میں درس سننے والے دوزانوں ادب سے استاد کے سامنے بیٹھتے لہٰذا مدرسے میں طلباء بھی استاد کے سامنے کرسیوں پر نہیں فرش پر بیٹھتے یہ تہذیب وثقافت جدیدیت کی آمد کے بعد تیزی سے تبدیل کی جارہی ہے اور اسے ترقی کا نام دیا جارہا ہے یہ رویہ مسجد اور مدرسے میں قائم اس فطری رشتے کو ختم کرنے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش ہے جس کے ذریعے اب طلباء استاد کے سامنے پیر لٹکا کر بیٹھنے لگے ہیں۔ خاموشی سے جدیدیت کی آمد کے اس عمل کے دوران کراچی کے ایک بہت بڑے مدرسے کی پچاس سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ غیر ملکی طلباء کو فرش پر سونے کے بجائے پلنگ پر سونے کی اجازت دی جائے اجازت دے دی گئی پلنگوں کی خریداری کے لیے اساتذہ کرام بازار جانے لگے تو ان کے وجدان نے ان کے قدم روک لیے دوبارہ مشورہ ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ اس روایت کو ہر حال میں قائم رکھا جائے سادگی کی روایت مدرسہ اور مسجد کی میراث ہے اس میراث کے تحفظ کے ذریعے ہی رسالت مآب کی تعلیمات امت میں درست طریقے سے منتقل ہوں گی۔ کیا یہ رویہ ہمارے لیے فکر ونظر کے نئے گوشے وانہیں کرتا؟ کیا جدیدیت کے قدم روکنے کے لیے ہمیں اس رویے

کی ضرورت نہیں ہے؟ کیا مدرسہ اور مسجد کے طرز زندگی میں تبدیلی کی ضرورت جدیدیت کی قبولیت کا عمل نہیں ہے؟

☆ اسلام میں طلاق پر کوئی پابندی نہیں ہے، مرد جب چاہے عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن دنیا میں سب سے کم طلاقیں اسلامی معاشروں میں کیوں ہوتی ہیں؟ جب کہ دنیا میں سب سے زیادہ شادیاں بھی اسلامی معاشرے میں ہوتی ہیں؟ اور سب سے زیادہ کامیاب شادیاں بھی اسلامی معاشروں میں ہیں۔ کیا سیویلائزیشن کا مطلب یہی ہے کہ طلاقیں زیادہ ہوں، زنا عام ہو، شادی ناممکن ہو؟ دنیا کے جن معاشروں میں تعدد ازواج کی اجازت ہے ان معاشروں میں زنا کاری سب سے کم کیوں ہے؟ زنا کاری اور جمہوریت میں فطری تعلق کیوں ہے؟ دنیا کے تمام جمہوری معاشروں میں عریانی، فحاشی، زنا کاری عام ہو جاتی ہے کیا اس کا سبب مساواتِ مرد و زن اور آزادی کا فلسفہ تو نہیں جس کے نتیجے میں عورت باہر نکل آتی ہے، خاندان مختصر ہو کر ختم ہو جاتے ہیں اور لذت پرستی حاصلِ زندگی ہو جاتی ہے؟

☆ دنیا میں سب سے زیادہ حرامی بچے کن ملکوں میں پیدا ہوتے ہیں؟ سب سے زیادہ حرامی بچے کن ملکوں میں ہلاک کیے جاتے ہیں؟ دنیا میں سب سے زیادہ اسقاط حمل کن ملکوں میں ہوتے ہیں؟ ان ملکوں میں کوئی اسلامی ملک یا کوئی مذہبی ملک کیوں شامل نہیں ہے؟

☆ کیا بلاسود بینکاری کے نام پر دنیا میں اس وقت تمام بینک سودی بینکاری کر رہے ہیں؟ کیا ورلڈ بینک، اسلامی بینکنگ کی حمایت اس لیے کر رہا ہے کہ وہ کروڑوں مسلمان جو سود کی وجہ سے بینکوں میں پیسے نہیں رکھتے ان کا سرمایہ زیر گردش آ جائے اور ہر فرد کو سود کی لعنت میں بہ اکراہ نہیں بہ رضا و رغبت مبتلا کیا جائے؟ کیا عام لوگوں کو تعیّشات زندگی کے لیے سستے قرضے دے کر سود کی کراہت ان کے دل سے ختم کی جا رہی ہے اور مسرفانہ معاشرے کی بنیادیں اسلام کی تعلیمات کو مسخ کر کے وسیع کی جا رہی ہیں؟ کیا اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر فرد کے سرمایے کا حساب کتاب بھی عالمی استعماروں کی زیرنگرانی آ جائے تاکہ ان خفیہ ہاتھوں کو تلاش کیا جا سکے جو عالمی اسلامی بیداری کی مختلف سطحوں، لہروں کی مختلف طریقوں سے مالی امداد کر رہے ہیں۔ لہٰذا دنیا میں مسلمان جہاں بھی بڑی رقم بینک سے نکالتے ہیں اور کسی کاروبار میں نہیں لگاتے تو فوراً پوچھ گچھ شروع ہو جاتی ہے کہ رقم کس کو دی گئی؟ اس وقت سب سے زیادہ بینکاری کی صنعت میں منافع اور شرح افزائش میں اضافہ، نام نہاد سودی بینکاری کے کاروبار میں ہے۔ بلاسود بینکاری کے ذریعے سود کو عالمی بینک نے حلال ٹھہرا کر مسلمانوں کو سودی کاروبار کے ساتھ تعیّشات اور اپنی آمدنی سے زیادہ اخراجات کے سودی طلسمی دھندے میں مبتلا کر دیا ہے۔ کیا یہ نقطۂ نظر درست ہے؟

☆ معتزلہ کو ایک صدی تک عباسی حکومت کی سرپرستی حاصل رہی لیکن منکرین حدیث یہ الزام کیوں عائد کرتے ہیں کہ فقہ اسلامی دور ملوکیت کی پیداوار ہے۔ دور ملوکیت کی پیداوار فرقۂ معتزلہ کا ماننے والا دنیا میں ایک بھی نہیں حتیٰ کہ فرقۂ معتزلہ کی صرف دو چار کتابیں تاریخ میں باقی رہ گئیں؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

☆ تاریخ تعمیرات میں مصر، ہندوستان، ہسپانیہ، ایران اور وسط ایشیا کی تعمیرات، محلات باغات قصر کا ذکر ملتا ہے لیکن اس تاریخ میں مدینۃ النبی ﷺ کا ذکر نہیں ملتا۔ مدینۃ النبی ﷺ ان خرافات، بدعات اور تعیّشات سے کیسے محفوظ رہا۔ الفخر فقری جس کا وطیرہ تھا وہ ذات جہاں آرام فرما رہی ہے کیا وہاں تعیّشات کی ثقافت اس لیے فروغ نہ پا سکی کہ وہ شہر نبی ﷺ شہر نبی ﷺ

ہے۔ جدیدیت پسند اندلس کو مثالی ریاست کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ وہ Plural Society تھی لیکن مدینہ النبیؐ اور مکہ معظّمہ کا نام مثالی ریاست کے طور پر پیش نہیں کرتے جب کہ وہاں بھی کتابیہ سے نکاح جائز تھا؟ مدینہ کے بجائے اندلس کو اسلامی نمونے کے طور پر پیش کرنا کیا جدیدیت ہے؟

☆ کیا شرح پیدائش میں کمی سے مستقبل میں خاندان مختصر ہوں گے زبانیں ختم ہوں گی اور مستقبل میں دنیا کی زبان صرف انگریزی ہو جائے گی؟

☆ یورپ کے تمام ملکوں میں بوڑھوں کا تناسب ۲۰ فیصد سے زیادہ اور مسلم ممالک میں یہ تناسب صرف ۵ فیصد کیوں ہے؟

☆ امریکی ویزا لاٹری: کیا سفید فام نسل میں پیدا ہونے والے بے شمار طبی مسائل سے بچنے کا ایک جدید طریقہ تاکہ نسلی برتری قائم رکھنے کے لیے جینیاتی سفر محفوظ طریقے سے طے کیا جائے۔ ایک اہم جائزہ۔

☆ مغرب میں زیادہ تر ممالک کی شرح آبادی میں اضافہ منفی ہے نئے بچے پیدا نہیں ہو رہے لہٰذا ایک سال میں جتنے لوگ مرتے ہیں پیدا ہونے والوں کی تعداد ان سے بہت کم ہوتی ہے لہٰذا اس بات کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ مغربی نسلیں پارسی نسل کی طرح مستقبل قریب میں خورد بینی نسل [مائیکرو اسکوپک ریس] بن جائیں گی۔ پارسیوں کی شرح افزائش کا خاتمہ اس لیے ہوا کہ ان کے یہاں بہن بھائی کی شادی جائز تھی پھر یہ شادیاں آپس میں ہی کرتے تھے کیونکہ پارسی مذہب میں تبلیغ نہیں تھی لہٰذا کسی دوسری نسل کا آدمی ان کے مذہب میں شامل نہ ہوسکتا تھا۔ لہٰذا جینیاتی تنوع [Gentic Diresity] ختم ہوتا گیا اور شرح پیدائش منفی ہوگئی۔ مستقبل قریب میں پارسی نسل دنیا سے معدوم ہو جائے گی۔ پانچ ہزار سال کی تاریخ بتاتی ہے کہ انسانی معاشروں میں بوڑھوں کا تناسب کبھی بھی دو تین فیصد سے زیادہ نہیں رہا لیکن زنا کاری، خدا بے زاری، عیاشی، بنیادی حقوق، آزادی اظہار رائے، آزادی اور جمہوریت کے فلسفے کے تحت تمام مغربی نسلیں بچے پیدا کرنے کے لیے تیار نہیں کیوں کہ کوئی عورت ماں بننے پر راضی نہیں اور مرد بچوں کی پرورش کی ذمہ داری لینے کے لیے تیار نہیں، طلاق کے سخت قوانین کے باعث اب شادیاں بھی بہت کم ہوتی ہیں۔ دنیا میں جہاں جمہوریت اور سوشل ڈیموکریسی کو فروغ ملا وہاں عیاشی، زنا کاری عام ہوئی جو خاندانی نظام کو تباہ کرنے کا باعث بنی۔

☆ ہر گھرانے کو شکایت ہے کہ گھر کا خرچ پورا نہیں ہوتا ہے، یہ بے برکتی مغربی تہذیب کی پیروی کا نتیجہ ہے جس کے نتیجے میں حرص وحسد عام ہو گیا ہے اور ہم ایک خراج معاشرے میں تبدیل ہو گئے ہیں جس کا کام شب وروز اشیاء کی خریداری رہ گیا ہے۔ گھروں کے اخراجات کو کیسے کم کیا جائے؟ ضروریات زندگی اور تعیّشات زندگی میں کیسے فرق کیا جائے؟ اسراف سے کیسے بچا جائے جس کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے کہ ''اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں'' اس سلسلے میں ساحل ایک خصوصی اشاعت پیش کر رہا ہے جس میں اخراجاتِ زندگی کو اعتدال میں رکھنے کے عملی طریقے قارئین کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

☆ رسول اکرمؐ کا دستر خوان کیسا تھا؟ ہمارا دستر خوان کیسا ہے؟ عہد رسالتؐ اور اس کے بعد صدیوں تک اسلامی معاشروں میں بیماریوں کا کوئی وجود کیوں نہ تھا؟ برّعظیم پاک وہند کے مسلم معاشرے میں ہمہ وقت کھانے کی متعدی

بیماری کا تجزیہ تاریخ کی روشنی میں۔ ہمارے کھانے پینے کے طریقے اور اسالیب کا سورہ محمد کی آیت ۱۲ کی روشنی میں جائزہ، اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفر کرنے والے بس دنیا کی چندروزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں[تاکل الانعام] کیا عالم اسلام کے دستر خوان کی صورت حال اس سے مختلف ہے؟

☆ رسالت مآبؐ نے فرمایا "ہر امت کا ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے"۔ "اگر انسان کو مال وزر سے بھری دو وادیاں بھی دے دی جائیں تب بھی اس کا دل نہ بھرے گا"۔ سرمایہ داری، لبرل ازم اور مغربی تہذیب کا بنیادی کلمہ حرص و حسد اور طلبِ مال ہے۔ مال کی محبت نے اسلامی معاشروں کو کس طرح تباہ کیا اور ہماری معاشرت مال کی آرزو میں کس طرح پامال ہورہی ہے اس کی اجمالی تاریخ کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

☆ مغربی اصطلاحات کے غلط سلط اردو ترجموں کی تحقیق اور اہم مغربی اصطلاحات کی تشریحی لغت جس میں مغربی مفکرین کے اصل حوالوں سے ان اصطلاحات کی تشریح پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

☆ مستقبل کی امریکی حکمت عملی کے سلسلے میں شیرل بینارڈ کی کتاب "سول ڈیموکریٹک اسلام" اور روکسانا لیوبن کی Enemy in the Mirror اور American Soft Policy پر تنقیدی تبصرے۔

☆ مغرب جیسی شان وشوکت ماضی میں فرعون، عاد وثمود، سباء کو عطا ہوئی اس شان وشوکت پر موسیٰؑ نے دعا فرمائی **ربنا انک آتیت فرعون و ملاہ زینۃً و اموالاً فی الحیوۃ الدنیالیضلوا عن سبیلک ربنا اطمس علی اموالھم واشد و علی قلوبھم.** البقرہ آیت ۸۸

"اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور اموال سے نواز رکھا ہے، اے رب کیا اس لیے ہے کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے بھٹکائیں، اے رب ان کے مال غارت کردے"۔ مسلم امہ اس شان و شوکت کو کیوں حاصل کرنا چاہتی ہے جس کو غارت کرنے کی دعا حضرت موسیٰؑ نے کی تھی؟

☆ الحاد، فساد اور اجتہاد میں کیا فرق ہے؟ کیا صرف ایسا اجتہاد جو تقلید کو ممکن بنا سکے وہی الحاد اور فساد کی تعریف میں نہیں آتا؟ کیا اس کے سوا ہر اجتہاد مغرب کی خوشنودی کے لیے ہے؟ کیا اجتہاد، اجماع امت کو تقویت بخشتا ہے اور ہماری تاریخ کو آفاقی ثابت کرتا ہے۔ اس اجتہاد کے فروغ کے نتیجے میں بدعت نہیں سنت، مادیت نہیں روحانیت، دنیا پرستی نہیں آخرت سے محبت عام ہوتی ہے اور آخرت ہی مقصد زندگی بن جاتی ہے۔ کیا جدیدیت پسند جس اجتہاد کی بات کر رہے ہیں وہ تحریف، ضلالت اور دنیا پرستی کے فروغ کا آلہ کار ہے یہ اجتہاد دانشورنس کے ذریعے نام نہاد غیر سودی بینک سے گاڑی کی خریداری کو جائز قرار دیتا ہے جو حالت اضطرار کی صورت نہیں اس خریداری کا مقصد اپنی آمدنی اور حیثیت سے بڑھ کر معیار زندگی بلند کرنا ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں، شریعت تو مصنوعی معیار زندگی کے لیے قرض لینے کی اجازت نہیں دیتی اور قرض لینے والے کو کبھی استحسان کی نظر سے نہیں دیکھتی تو ان اسلامی بینکوں سے جھوٹے معیار زندگی کی خاطر، لیے جانے والے قرضوں کے لیے کیے گئے اجتہادات کی قرآن وسنت کی نظر میں کیا حیثیت ہے؟

☆ دنیا کے جن ملکوں میں آبادی سب سے کم، وسائل سب سے زیادہ اور شرح آمدنی دنیا کے تمام ملکوں سے زیادہ ہے مثلاً ناروے، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن ان ملکوں میں خودکشی کی شرح سب سے زیادہ کیوں ہے؟ اگر وسائل میں

اضافے ترقی، اعلیٰ معیار زندگی اور سہولتوں سے زندگی خوشگوار ہوتی ہے تو ان ملکوں کے لوگوں کی زندگی اتنی ناخوشگوار کیوں ہے؟

☆انبیاء اپنے کام کی اجرت طلب نہیں کرتے، کیا انبیاء کے مشن کے وارثین اپنے کاموں کی اجرت کسی بھی صورت میں طلب کرسکتے ہیں۔ کیا انبیاء فریق یا حریف ہوتے ہیں؟ کیا انبیاء کی دعوت کے علمبردار معاشرے میں متحارب سیاسی فریق کا فریضہ بھی انجام دے سکتے ہیں۔ فریق اور حریف بننے والا داعی کیسے بن سکتا ہے؟ جب کہ دعوت کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ داعی کسی صلے اور تمنا کا طلب گار نہ ہو، انبیاء صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم تم سے کسی اجرت کے طالب نہیں صرف تمہاری بھلائی چاہتے ہیں، اپنی بھلائی نہیں، کیا دعوتی کاموں کو اجرت سے متعلق کرنا قرآن کی رو سے مناسب ہے؟

☆ کیا مغربی اصطلاحات کے تمام ترجمے غلط ہیں؟۔ کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی اصطلاح کا ترجمہ ممکن ہی نہیں لہٰذا ترجموں سے مغرب کو سمجھنے والے مغرب کے آلہ کار بن جاتے ہیں؟ اسلام میں راعی اور رعایا کا وجود ہے، Citizen کا وجود نہیں کیونکہ رعایا مطیع رب ہوتی ہے جب کہ سٹیزن Sovereign ہوتا ہے وہ حاکم اعلیٰ ہوتا ہے جس نے بادشاہ کی جگہ لی ہے۔ سٹیزن قانون ساز ہوتا ہے وہ کسی کا مطیع نہیں ہوتا کسی کو جواب دہ نہیں ہوتا۔ البتہ پارلیمینٹ اس کو جواب دہ ہے کیونکہ پارلیمینٹ اس کی مخلوق ہے اور سٹیزن اس کا خالق ہے۔ سٹیزن نے خدا کی جگہ لے لی ہے وہ خیر و شر، حق و باطل کے تعین کا حق رکھتا ہے۔ اس کے سوا یہ حق کسی کو حاصل نہیں، خدا تو مر چکا ہے (نعوذ باللہ)۔ کیا اس نقطۂ نظر کی اسلامی توضیحات جن سے فرد اور جمہور کا فلسفہ فروغ پاتا ہے اسلامی علمیات کی رو سے درست نقطۂ نظر ہے؟

☆ کیا اہل کتاب سے مکالمے کی دعوت جس بنیاد پر قرآن میں دی گئی ہے اسی بنیاد پر مکالمہ آج بھی کیا جا سکتا ہے؟ یا تکمیل قرآن کے بعد مکالمے کا دروازہ بند ہو گیا ہے کیا دین مکمل ہونے کے بعد حق و باطل میں مکالمے کی کوئی گنجائش باقی ہے؟ کیا اب مکالمے کے بجائے صرف گفتگو کی گنجائش ہے جو دعوت دین کے لیے ضروری ہے کیونکہ مکالمہ تو برابر کی سطح پر ہوتا ہے؟ الکتاب کے ماننے والے اور اہل کتاب کیا برابر ہو سکتے ہیں؟

☆ ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت کیا تھا جہاں ایک ہی درس گاہ کے یکساں نظام تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے والے تین ہم جماعت مجدد الف ثانیؒ، ممتاز عالم و صوفی بن جاتے ہیں اور سعد اللہ خان وزیر اعظم مغلیہ سلطنت کے عہدے پر فائز ہوتے ہیں اور استاد احمد تاج محل کے معمار بن جاتے ہیں، یہ تینوں ایک ہی استاد کے شاگرد تھے۔ وہ نظام تعلیم و تربیت کیا تھا؟

☆ علامہ اقبال نے خطبات میں چھٹے خطبے ''اسلام میں اصول حرکت'' میں احکام شریعت کے بارے میں شاہ ولی اللہ کی تصنیف حجۃ اللہ البالغہ سے ایک غلط سلط حوالہ نقل کر کے اسلامی حدود کے بارے میں یہ نقطہ نظر اختیار کیا کہ اسلامی سزائیں عصر حاضر میں بدلی جا سکتی ہیں جب کہ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں یہ موقف اختیار نہیں کیا۔ اقبال نے امت کے اجماع کے خلاف شاہ ولی اللہ کے محرف حوالے سے ایک ایسا نقطۂ نظر کیوں اختیار کیا جس کی اسلامی تاریخ و تہذیب میں کوئی مثال نہیں ملتی؟ کیا اقبال مغرب سے بے پناہ متاثر تھے؟ کیا اقبال کی نثر اور نظم میں فرق ہے؟ کیا اقبال

کی عقلیات اور ایمانیات الگ الگ ہیں؟ تاریخ اور تحقیق کی روشنی میں فکر اقبال کا جائزہ۔

☆ ڈاکٹر جاوید اقبال نے ایوب خان کی فرمائش پر ''دی آئیڈیالوجی آف پاکستان اینڈ اٹس ایمپلی منٹیشن'' کیوں لکھی اور اس کا دیباچہ کیوں تحریر کیا؟ اس کتاب پر ایبٹ نے اپنی کتاب میں کیا تبصرہ کیا؟ کیا اس کتاب میں کسی عربی و فارسی کتاب کا کوئی حوالہ درج ہے؟

☆ اقبال نے لکھا تھا کہ میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفے کے مطالعے میں گزری ہے اور یہ نقطۂ نظر ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے کہ دانستہ یا نادانستہ اسی نقطہ نگاہ سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں لیکن آخر عمر میں اقبال کو اس بات کا تاسف تھا کہ انھیں مغرب کا مطالعہ اسلام کی روشنی میں کرنا چاہیے تھا کیونکہ اصل منہاج حق تو اسلام ہے۔ اقبال اس نتیجے تک کیسے پہنچے؟

☆ ٹونی بلیئر کی تقریر میں پاکستانی مدرسوں کو کیوں موردالزام ٹھہرایا گیا۔ تقریر کا متن درج ذیل ہے:

There are two views of what is happening in the world today. One view is that what is happening is not qualitatively different from the terrorism we have always lived with ..... We try not to provoke them and hope in time they will wither.

The other view is that this is a wholly new phenomenon. Worldwide terrorism is based on a perversion of the true, peaceful and honourable faith of Islam; that its roots are in the madrassas of Pakistan, the extreme fom of wahabe doctrine of saudia Arabia in the former training camps of al-Qaedah in Afghanistan. If you take this view, the only path to take is to confront the terrorism, remove its roots and branches and at all costs stop its acquiring the weapons to kill on a massive scale. (The Times, 30 Sep. 2004)

''آج جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے، اس کے بارے میں دو نقطۂ نظر ہیں۔ ایک یہ کہ یہ دہشت گردی کوئی نئی نرالی چیز نہیں۔ یہ ہوتی ہی آئی ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ ان لوگوں کو چھیڑا جائے۔ یہ خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ یہ ایک بالکل نرالا ظہور ہے۔ یہ عالمگیر نوعیت کی دہشت گردی ایک سچے، پرامن اور معزز دین، اسلام کی تحریف پر مبنی ہے اور اس کی جڑیں ہیں پاکستان کے مدرسوں میں، سعودی وہابیت کی انتہا پسندانہ شکل میں اور القاعدہ کے سابق افغانی ٹریننگ کیمپوں میں۔ اس نقطۂ نظر کو قبول کیا جاتا ہے تو پھر واحد راہ عمل یہ ہے کہ اس دہشت گردی سے ٹکرایا جائے، اس کی جڑوں اور شاخوں سب کا صفایا کیا جائے اور کسی بھی قیمت پر یہ نوبت نہ آنے دی جائے کہ اس کے ہاتھ میں وسیع پیمانے پر مار دھاڑ کے ہتھیار آ جائیں''۔

☆ امریکہ میں ہم جنسوں کی پینتیسویں پریڈ میں ہزاروں افراد کی شرکت۔ کیا عالم اسلام میں اس آزادی کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ بنیادی حقوق کے تحت ہر شخص کو یہ آزادی حاصل ہے جس کا اظہار وہاں ہو رہا ہے۔

☆ کاغذ کے استعمال کی وجہ سے ہر سال ۳۲۰۰۰ مربع کلومیٹر رقبے کے جنگل کٹ رہے ہیں۔ جس کے باعث ۱۸۵۰ء سے ۱۹۹۰ء کے درمیان ۱۲۰ ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں داخل ہوئی۔ گودے (pulp) اور کاغذ بنانے والی کمپنیاں، امریکا اور کینیڈا میں آلودگی کا تیسرا بڑا ذریعہ ہیں۔ حساب لگایا گیا ہے کہ ان کارخانوں سے ہر سال ایک لاکھ ٹن کے قریب زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔ کیا علم کے نام پر پھیلائی جانے والی اس آلودگی کے ذریعے نظام فطرت کو تباہ کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

☆ فرزند اقبال جاوید اقبال نے ایم اے خلیل کے بانگ درا کے غلط سلط انگریزی ترجمے کا دیباچہ لکھا اور اسے خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب رونمائی میں تحسین فراقی نے اس غلط سلط ترجمے کے بخیے ادھیڑ دیئے جس پر فرزند اقبال نے تبصرہ کیا کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ مترجم نے اس قدر غلط سلط ترجمہ کیا ہے۔ مجھے اس کا اندازہ ہی نہ تھا۔ تحسین فراقی نے اس ترجمے کا کیا تجزیہ کیا؟ فرزند اقبال نے کیا دیباچہ لکھا؟

☆ تسلیمہ نسرین، ارشاد مان جی، آمنہ ودود کون ہیں؟ امریکہ میں مخلوط اجتماع کی امامت کرنے والی آمنہ ودود کے اصل مقاصد کیا ہیں؟ دوام فی التغیر کے اصول کا اس ضلالت و جہالت سے کیا تعلق ہے؟

☆ دنیا میں ۵۱ کروڑ ۵۰ لاکھ نوجوان ایسے بھی ہیں جو روزانہ ۲ ڈالر سے کم آمدن کے باعث غربت کی زندگی گزار رہے ہیں جب کہ ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ نوجوان روزگار سے محروم ہیں تو دنیا کے ۱۸ فیصد اور پاکستان کے چھ فیصد نوجوان غربت کی نچلی سطح (روزانہ ایک ڈالر سے کم) پر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق عالمی سطح پر ۲۰ کروڑ سے زائد نوجوان مفلس ہیں۔ ایشیا کے ۱۷ء۴۴ فیصد، ذیلی صحارا افریقہ کے ۲۵ فیصد، مشرقی ایشیا اور بحرالکاہل کے ۲۵ء۲۱ فیصد اور لاطینی امریکہ اور کریبین کے ۲۵ء۶ فیصد نوجوان مفلسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ نوجوانوں کی غربت کے لحاظ سے نائیجیریا دنیا میں پہلے نمبر پر ہے جب کہ کانگو دوسرے بھارت تیسرے اور پاکستان چھٹے نمبر پر ہے۔ سوال یہ ہے کہ غریب علاقوں میں خودکشی کی شرح سب سے کم کیوں ہے جب کہ امریکہ، یورپ خصوصاً ناروے، سویڈن، سوئزرلینڈ، جرمنی جہاں نوجوانوں کی بے روزگاری کا تناسب بہت کم اور آمدنی بہت زیادہ ہے ان ملکوں کے نوجوانوں میں خودکشی کی شرح سب سے زیادہ کیوں ہے؟

☆ قومی ادارہ شماریات کے مطابق پاکستان میں نوجوانوں کی تعداد ۲ کروڑ ۳۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۰۵۷ ہے جس میں سے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۶۷ ہزار ۶۲۲ لڑکے اور ایک کروڑ ۳۲ لاکھ ۹۵ ہزار ۸۲ لڑکیاں ہیں۔ ایک کروڑ ۶ لاکھ ۸۷ ہزار ۹۳۹ شہروں میں اور ایک کروڑ ۶۶ لاکھ ۹۲ ہزار ۶۶۷ دیہاتوں میں مقیم ہیں۔ یہ اعداد شمار دیہی اور شہری آبادی میں کم ہوتے ہوئے حیرت انگیز فرق کی نشاندہی کرتے ہیں، دونوں علاقوں کی شرح آبادی میں بہت زیادہ فرق نہیں ہے اور غالباً یہ دعویٰ بھی اب درست نہیں رہا کہ اکثریت دیہاتوں میں رہتی ہے؟ ۴۰ اور ساٹھ کا تناسب بھی گئے وقتوں کی کہانی لگتا ہے؟ کیا شہر دیہاتوں کو نگل رہے ہیں۔

ساحل مئی ۲۰۰۶ء

☆ کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں تیز رفتار ترقی کے باعث ہر سال لاکھوں کمپیوٹرز بے کار ہوجاتے ہیں۔۲۰۰۲ء میں صرف امریکا میں دو کروڑ دس لاکھ کمپیوٹر سسٹم بے کار قرار دیے گئے۔۲۰۰۷ء تک تقریباً ۵۰ کروڑ پرسنل کمپیوٹرز کا استعمال ترک کر دیا جائے گا۔ اب تک امریکا میں خریدے گئے کل کمپیوٹرز میں سے تین چوتھائی آج دفاتر کی الماریوں یا کباڑ خانوں میں موجود ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں بے کار دیے جانے والے ۲۱ ملین کمپیوٹرز میں سے صرف ۱۱ فیصد کو دوبارہ زیر استعمال لایا گیا۔ کمپیوٹر کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ ایک ماحولیاتی خطرہ بن چکا ہے۔ خطرناک دھاتیں اور گیسیں ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اسی طرح موبائل فون، گاڑیاں، کھلونے، ضروریات زندگی کی بے شمار اشیاء بے کار قرار دے کر روزانہ پھینک دی جاتی ہیں کیا اس عمل کو روکا جاسکتا ہے؟ آج سے چند سال پہلے چیزیں اتنی تیزی سے نہیں بدلتی تھیں، ایک نسل کا خریدا ہوا فرنیچر اور بے شمار اشیاء ضرورت کئی نسلوں تک محفوظ طریقے سے منتقل ہوتی تھیں۔ صرف یہی نہیں اس کے ساتھ آباء کی محبت اور گرمی بھی نئی نسل محسوس کرتی تھی۔ کیا اس نقصان سے بچنے کا واحد طریقہ ترقی کی رفتار کو کم کرنے کے سوا کچھ اور ہے؟

☆ Robest Nisbet کی کتاب ''ہسٹری آف دی آئیڈیا آف پروگریس'' کے پہلے اور دوسرے باب کا جائزہ جس میں تاریخی طور پر ترقی اور ارتقاء کے جدید وقدیم تصورات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کیا ترقی صرف آزادی اور طاقت سے مشروط ہے۔ پروگریس اور ڈیولپمنٹ کی مغربی اصطلاحات کا اسلامی محاکمہ جسے ہمارے نادان قائدین عین اسلامی اقدار ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

☆ شکاگو یونیورسٹی سے Robert Pape کی شائع ہونے والی کتاب Dying to win: The logic of sucide terrorism پر تبصرہ، مصنف نے ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۴ء تک ۴۶۲ خودکش دھماکوں کی تفصیلات مہیا کی ہیں۔ مصنف نے وضاحت کی ہے کہ خودکش دھماکے فلسطینیوں اور عراقیوں کی ایجاد نہیں ہیں۔ مصنف کے خیال میں امریکہ جس رفتار سے دنیا میں عسکری دائرے کو وسعت دے گا خودکش دھماکوں کی تعداد اسی رفتار سے بڑھتی جائے گی۔ اس کے خیال میں ان دھماکوں کو مذہبی اور نظریاتی پس منظر سے جوڑنا درست نہیں ہے۔ یہ محض حکمت عملی کا اظہار ہیں۔

☆ لندن کے جولائی بم دھماکوں کے بارے میں لندن کے میئر کن لیونگ اسٹون کے بیان کا تاریخی پس منظر، اسٹون نے دھماکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''لندن کے بم دھماکے مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی ۸۰ سالہ مداخلت کا نتیجہ ہیں''۔ ''برطانیہ نے عرب دنیا کا تیل ہتھیانے کے لیے مشرق وسطیٰ میں امن نہیں ہونے دیا، ہم نے ہمیشہ وہاں کمزور اور ناپسندیدہ حکومتوں کی حمایت کی، پچھلے اسی برسوں میں ہم نے جس حکومت کے بارے میں محسوس کیا وہ ہم سے وفادار نہیں رہی، ہم نے وہ حکومت ختم کرا دی''۔ ''ہم لوگوں نے گوانتاناموبے میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا سیون سیون اس کا رد عمل ہے، اگر یہ سب کچھ ہمارے ساتھ ہوتا تو میں دعوے سے کہتا ہوں ہم لوگ برطانیہ میں پوری اسلامی دنیا سے زیادہ خودکش بمبار تیار کرتے''۔

☆ برطانیہ کے معرف تھنک ٹینک "Catham House" دی رائل انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئر نے لندن دھماکوں پر رپورٹ جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا ''برطانیہ نے عراق اور افغانستان کے معاملے میں امریکہ کا ساتھ دے کر بہت بڑی غلطی کی، افغانستان اور عراق پر حملے کے بعد القائدہ کی طاقت، کارکنوں اور چندے میں

بے تحاشا اضافہ ہوا، مسلم دنیا اب عراق اور افغانستان میں بہنے والے خون کا بدلہ لینے کا فیصلہ کر چکی ہے، سیون سیون اس فیصلے کی ایک کڑی ہے، اگر ہم نے بدلتے ہوئے حالات کو سامنے رکھ کر اپنی پالیسیاں تبدیل نہ کیں تو ہم چین کی نیند بھول جائیں گے''۔ اس رپورٹ کے خلاف برسلز میں برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''کیتھم ہاؤس ہمیں بزدلی کا سبق دے رہا ہے، اس کا کہنا ہے برطانیہ اپنے پرانے اتحادی امریکہ کا ساتھ چھوڑ دے، اپنا سر جھکائے، دہشت گردوں سے معافی مانگے اور چپ چاپ واپس آجائے، ہم اس سوچ کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں''۔

مغرب میں بم دھماکوں اور خودکش حملوں پر آنے والا نیا ردعمل کوئی علمی بنیاد رکھتا ہے یا محض جوابی ردعمل ہے؟

☆ بیت الخیر کے روح رواں حضرت عماد الدین قادری صاحب، لاہور کے شبیر میواتی صاحب، سجاد الٰہی صاحب کراچی کے جناب ملک نواز اعوان صاحب، جناب تنویر بٹ صاحب اور آفاق صاحب کی کتابوں سے محبت، علم وادب کے فروغ کے لیے، لوگوں میں شوق مطالعہ بڑھانے کے لیے، اہل علم میں کتابوں کی بلا معاوضہ تقسیم وترسیل کے سلسلے میں انجام دی جانے والی خاموش مگر حیرت انگیز خدمات کی تفصیلات پہلی مرتبہ منظر عام پر۔

☆ مولانا زاہد الراشدی کی شریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے صدر نشین ڈاکٹر محمود احمد غازی کے دیئے گئے خطبے کا تنقیدی تجزیہ اس خطبے کے ذریعے ڈاکٹر غازی نے عالم مغرب کی تقسیم علوم کو درست اور اسلام کی ابد تک طے شدہ تقسیم علوم کو منسوخ قرار دے کر مغرب کے الحادی علوم کو قبول کرنے کا اعلان فرما دیا۔ یہ خطبہ لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا عموماً اس خطبے کی ہر جگہ پذیرائی ہوئی۔ خطبہ بحیثیت مجموعی بہت عمدہ ہے لیکن اس خطبے میں چند ایسی علمی بارودی سرنگیں بچھا دی گئیں جو دین اسلام کی پوری عمارت کو تہس نہس کرنے کے لیے کافی ہیں، جدیدیت کے نئے امریکی ایجنڈے کے لیے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد مرکزی کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کردار کا مختصر جائزہ بھی ملاحظہ کیجیے۔

☆ سنگاپور کے طالب علم ۱۸ گھنٹے روزانہ پڑھتے ہیں اور دنیا بھر میں تعلیمی نتائج کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں۔ اعلیٰ معیار زندگی کی خاطر وہ نوجوانی کے تمام مشاغل حتیٰ کہ کھیل کود تفریحات سب کچھ قربان کر دیتے ہیں لیکن اس کا نتیجہ نوجوانوں اور بچوں میں خودکشی کی شرح میں حیرت انگیز اضافہ ہے، دنیا میں اسکول کے بچوں اور یونیورسٹی کالجوں کے طلباء میں خودکشی کی سب سے زیادہ شرح سنگاپور کے بچوں اور جوانوں کی ہے۔

☆ بنگلہ دیشی عالم مفتی ابوالبشار قاسمی کی کتاب ''اسلام اور فدائی حملے'' کا تفصیلی تنقیدی مطالعہ اور تعارف

☆ ہارورڈ یونیورسٹی کے مشہور عالم نسل پرست اسرائیل نواز یہودی پروفیسر قانون درشووٹز کی کتاب Chutzpah [1992] کا ڈی پال یونیورسٹی شکاگو کے یہودی پروفیسر نارمن فنکلسٹائن کی جانب سے تحقیقی مطالعہ۔ نارمن نے اپنی کتاب Beyond Chutzpah on the misue of anti semiticism and Abuse of History میں ثابت کیا ہے کہ پروفیسر شووٹز کی کتاب سرقہ اور چربہ کا شاہکار ہے اس کتاب کا تنقیدی جائزہ۔ کیا ہارورڈ کے پروفیسر بھی سرقہ باز ہوتے ہیں؟

☆مشرق ومغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ کا پہلا تفصیلی جائزہ مشرق ومغرب کے اکابرین کے سرقوں کی تفصیلات۔ ابوالکلام آزاد، نیاز فتح پوری، گوئٹے، دانتے کے سرقے۔

☆Jared Diamond کی کتاب How Societies Choose to Fail or Survive مصنف بارہ زبانوں کا ماہر ہے، اور اس نے انسانی تاریخ کی عظیم الشان تہذیبوں کی تباہی و بربادی کی مشترکہ وجوہات کا تعین کیا ہے اور مستقبل میں تہذیبوں کی تباہی کی پیش گوئی کی ہے۔ مصنف کی بیان کردہ دس وجوہات کا تجزیہ۔ سب سے بڑی وجہ پر تعیش زندگی اور خراج معاشرہ [Consumer society] تباہی کا اہم مشترکہ سبب ہے۔

☆موہنجوداڑو کی چھ سو مہروں پر کندہ اجنبی نامانوس زبان کو پڑھنے کا دعویٰ کرنے والے پاکستانی ماہر آثار قدیمہ مولانا ابو الجلال ندوی کی خدمات افکار، تحقیقات وزندگی کا پہلا مفصل جائزہ۔

☆شبلی نعمانیؒ کی جدیدیت پسندی اور انگریزی حکومت سے مخلصانہ روابط کا تحقیقی جائزہ۔ شبلی آخر عمر میں جدیدیت پسندی سے کیوں تائب ہوگئے تھے۔ دارالمصنفین کے رفقاء کے لیے شبلی نے اسلامی روایات، اخلاقیات اور شعائر خصوصاً داڑھی کو کیوں لازمی قرار دیا تھا۔

☆ماہنامہ ''الشریعہ'' گوجرانوالہ کا ایک تحقیقی مطالعہ۔ گزشتہ ایک برس سے یہ رسالہ کس فکر کی آبیاری کررہا ہے۔ رسالے میں شائع ہونے والے مخصوص فکر کے حامل تراجم اور مضامین کا اصل مقصد کیا ہے؟ مولانا زاہد الراشدی جیسے راسخ العقیدہ عالم کے رسالے میں مغربی اہداف کی تبلیغ کن مقاصد کے تحت کی جارہی ہے۔ وسیع المشربی کے نام پر انتشار فکر پھیلانے کا مقصد کیا ہے؟

☆غلام احمد پرویز صاحب اپنے افکار کے آئینے میں پرویز صاحب کی تحریروں پر مشتمل تاریخی آئینہ خانہ

☆ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ریمونڈ ولیم بیکر کی شہرہ آفاق کتاب Islam without fear کا تنقیدی جائزہ یہ جائزہ بتائے گا کہ امریکا اور مغرب کو کس قسم کے اسلام کی ضرورت ہے؟ اگر عالم اسلام مجوزہ اسلام کو قبول کرے تو مغرب اسے برداشت کرسکتا ہے لیکن اسلام کی حقیقی تعلیمات کے ساتھ مغرب ایک لمحہ بھی اسلام کو قبول اور برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔

☆الجزائر میں ۱۹۹۲ء کے انتخابات میں اسلامک سالویشن فرنٹ نے ۲۳۱ نشستوں میں سے ۱۸۸ نشستوں پر کامیابی حاصل کی لیکن فوج نے انتقال اقتدار کا راستہ روک دیا۔ عباسی مدنی کی تحریک پرتشدد تحریک میں تبدیل ہوگئی۔ فرنٹ کی مسلح تنظیم اسلام سالویشن آرمی نے حکومت وقت کے خلاف عسکری جہاد شروع کیا۔ ریاست نے فوج کی مدد سے عوامی رائے عامہ کو کچلنے کے لیے ہر ہتھکنڈے اختیار کیے۔ تیرہ سال میں ڈیڑھ لاکھ انسان مارے گئے۔ چالیس ارب ڈالر کا نقصان ہوا اور فوجی سازشوں کے ذریعے فرنٹ کو بے گناہ دیہاتیوں کے قتل عام کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ عسکری جدوجہد کے نتیجے میں فرنٹ اقتدار حاصل نہ کرسکا۔ حکومتی دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے لیکن فرنٹ کا طریقہ کار درست تھا؟ کیا اسلامی انقلاب کے لیے صبر کے ہتھیار سے مدد لینا ضروری نہیں۔ کیا انقلاب کا واحد راستہ صرف اقتدار کا لازمی حصول ہی ہے؟ قرآن کریم سیرت طیبہ اور فقہاء امت اس بارے میں کیا رہنمائی فرماتے ہیں؟

☆۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ کو امریکہ کی تاریخ کی سب سے بڑی رضا کارانہ نقل مکانی ہوئی، جب ۲۴ لاکھ لوگ ایک دن میں ٹیکساس سے نکلے، گاڑیوں میں بیٹھے اور دوسرے شہروں کی طرف چل دیئے۔ اس نقل مکانی میں لاکھوں کاریں استعمال کی گئیں، لیکن امریکی قوم اس نقل مکانی کو بھول گئی جو دو سو سال پہلے سرخ ہندیوں پر جبراً مسلط کی گئی تھی اور لاکھوں سرخ فاطوں عورتوں بڑوھوں کو پیدل داسس پسی کے اسی پار دھکیل دیا گیا تھا جب سواریاں بھی دستیاب نہیں تھیں، نقل مکانی کے دو انداز تاریخ کی روشنی میں! کیا یہ نقل مکانی اتنے محفوظ طریقے سے ممکن تھی؟ اگر وہ سرخ ہندیوں کو امریکہ سے جبری نقل مکانی کو ممکن نہ بنایا جاتا تو یہ آرام دہ نقل مکانی ممکن تھی؟

☆اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہ ڈاکٹر خالد مسعود کے ملحدانہ افکار کا جائزہ: ڈاکٹر خالد مسعود فقہائے اسلام کے بجائے اجتہاد کے لیے اقبال کے خطبہ اجتہاد کو حوالہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ اقبال علوم اسلامی سے قطعاً واقف نہ تھے اور ان کے خطبات فکر مغرب کی ترجمانی کرتے ہیں جس کا اقبال کو بخوبی اندازہ تھا اور آخری زمانے میں وہ شدید تاسف کا شکار رہے۔ انھوں نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنی زندگی کے ۳۵ سال اسلام اور موجودہ تہذیب و تمدن کی تطبیق کی تدابیر کے غور و فکر میں بسر کر دیئے ہیں۔ میرے حال کے سفر نے مجھے کسی حد تک اس نتیجے پر پہنچا دیا کہ ایسے مسئلے کو اس شکل میں پیش نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کا مطلب بجز اس کے کچھ نہیں کہ اسلام موجودہ تمدن کے مقابلے میں ایک کمزور طاقت ہے۔ میری رائے میں اس کو یوں پیش کرنا چاہیے کہ موجودہ تمدن کو کس طرح اسلام کے قریب تر لایا جائے۔ اقبال کو خطبات پر نظر ثانی کا موقع نہیں ملا۔ اب جدیدیت پسند اقبال کے سابقہ نظریات سے اسلام درآمد کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر خالد مسعود حدود اللہ کو عرب ثقافت سے مقید سمجھتے ہیں اور اس کی عالمگیریت کے قائل نہیں ان کے خیال میں حدود اللہ عربوں کی خاص ثقافت کے لیے متعارف کی گئیں ہیں ان میں ترمیم و اضافہ ممکن ہے ان کے خیال میں دنیا بدل گئی ہے اور جدید سائنس و ٹکنالوجی نے سماجی، معاشی، سیاسی، بین الاقوامی غرض ہر سطح پر بنیادی نوعیت کی تبدیلیاں کر دی ہیں لہٰذا قرآن سنت اور شریعت کے احکامات جدید دنیا کا ساتھ نہیں دے سکتے انھیں بدلنا ہوگا۔ ڈاکٹر مسعود عالمی سیاست، انسانی حقوق، غیر مسلموں سے متعلق احکامات، مسلم اقلیات کے طرز عمل اقتصادیات اور دعوت و جہاد کے ابواب میں اجتہاد کر کے اسلام کی پندرہ سو سالہ روح کو بے دخل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے پہلا اور آخری حوالہ اقبال کا خطبہ اجتہاد ہے جو اغلاط سے پر اور علوم اسلامی سے ناواقفیت کا شاہکار ہے۔ اس خطبے کی بنیاد حرکت کے خالص مغربی تصور پر استوار کی گئی ہے اور احکام شریعہ کو خالص عقل کی روشنی میں حل کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے یہ خطبہ معتزلی فکر کی ترجمانی کرتا ہے۔ اس وقت وفاقی شرعی عدالت، ادارہ ثقافت اسلامیہ میں ڈاکٹر رشید جالندھری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ڈاکٹر محمود احمد غازی، اسلامی نظریاتی کونسل میں ڈاکٹر خالد مسعود مغربی استعماری مقاصد کی تکمیل کے لیے شب و روز کوشاں ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر فضل الرحمان نے اسلام کی تعلیمات، نصوص شریعہ کے بارے میں اپنے اجتہادات پیش کیے تو امت نے شدید ردعمل کا اظہار کیا یہ اظہار اس قدر طاقت ور تھا کہ ڈاکٹر فضل الرحمان نے رضا کارانہ جلا وطنی اختیار کر لی لیکن آج ...... ہمارے علماء خاموش ہیں۔ ڈنمارک میں اکابرین اسلام کے کارٹون کی اشاعت پر پاکستان کے دینی حلقے تماشائی بنے رہے۔ روزنامہ جنگ نے اپنے اداریے

میں اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ''تمام مسلمان حکومتوں کو مذکورہ جسارت پر مل کر احتجاج کرنا چاہیے اور غیر مشروط معافی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔'' [دس نومبر] جیو کی فلم ''مسیح'' میں صحابہ کرام اور پیغمبر رسالت مآب کی تصاویر دکھائی گئیں تو علماء خاموش رہے روزنامہ جسارت کے مطابق صرف سرحد اسمبلی نے قرارداد مذمت منظور کی۔ یہ صورت حال نہایت توجہ کی طالب ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل، اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد ادارہ ثقافت اسلامیہ اور دیگر اداروں کے ذریعے اجتہاد کے نام پر دین کو مسخ کرنے کی کوششوں کا جائزہ اور دینی جماعتوں کی بے حسی کا تجزیہ۔

☆ سودی نظام کو حلال قرار دینے کے لیے جامعہ اشرفیہ لاہور کے حضرت مفتی عبدالرحمان اشرفی کے حیلوں، بہانوں اور غیر سنجیدہ خیالات کا علمی و تحقیقی جائزہ، عبدالرحمان اشرفی مزید فرماتے ہیں کہ اصلی عالم دین صرف ایک شادی کرتا ہے، دوسری نہیں لاتا۔ علماء دوہرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے یا تو علمی کام کریں گے یا بیوی کو وقت دیں گے، بہت سے علماء تو علمی کام میں رکاوٹ کے باعث شادیاں ہی نہیں کرتے تھے ان کا موقف تھا کہ شادی علمی کام میں رکاوٹ بن جاتی ہے مثلاً امام تیمیہؒ، علامہ نوویؒ وغیرہ۔ ایسے علماء کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے۔ افضال ریحان کی نظر میں مولانا عبدالرحمان اشرفی لبرل مولوی ہیں جو لکیر کا فقیر نہیں، حیلے بازی کی حجت سے حدود کی پاس داری سے بچنے والا، کٹھ ملاؤں کے برعکس عصر حاضر کو دانہ ڈالنے والا شرعی تقاضوں کو مغرب کے مطابق بنانے والا، مجتہد فقیہہ ہے۔ عبدالرحمان اشرفی کے غیر اسلامی خیالات کا تاریخ کی روشنی میں جائزہ۔

☆ جنگ کے کالم نگار ارشاد احمد حقانی کے ملحدانہ افکار کا تنقیدی جائزہ۔ ارشاد احمد حقانی کے خیال میں اسلامی سزائیں حتمی نہیں ہیں۔ گناہ بھی دائمی نہیں ہوتا۔ گناہ اور سزا اضافی relative چیزیں ہیں۔ ہر معاشرے کے لحاظ سے گناہ اور سزا کا تصور بدلتا رہتا ہے۔ پہلے زنا کی سزا رجم یا کوڑے تھی اب حالات بدل گئے تو ترکی نے جرم کی سزا چند سال قید مقرر کر دی کیونکہ زنا کی وہ قباحت نہ رہی جو پہلے تھی۔ لونڈی غلام کی بات کا ہم انکار کرتے ہیں۔ خلافت راشدہ کا نظام ماڈل نہیں ہے۔ خلفاء راشدین تاحیات حکمران رہے لیکن ہم اس اصول کو نہیں مانتے۔ مغرب کی تمام ایجادات فطرت ہیں انھیں قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، گردن مروڑی ہوئی مرغی حلال ہے۔ قرآن وسنت کی نصوص تبدیل ہو سکتی ہیں، داڑھی رکھنا ضروری نہیں۔ مغربی تہذیب وحی کے اثر سے خالی نہیں، مسلمان تہذیب میں جبر کا عنصر فراواں ہے۔ دنیا کو آج جبر سے آزادی ملی ہے یہ انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔ برٹرینڈ رسل مغربی تہذیب کا نمائندہ دانشور اور اقبال اسلامی تہذیب کا نمائندہ ہے۔ شریعت کا مجموعہ آج کے زمانے میں قابل نفاذ نہیں۔

☆ ادارہ ثقافت اسلامیہ کے سربراہ اور وفاقی شرعی عدالت کے جج ڈاکٹر رشید جالندھری کے ملحدانہ افکار کا جائزہ ڈاکٹر صاحب کے خیال میں ہر دور کے لیے الگ شریعت ہے۔ اب دور بدل گیا ہے لہٰذا شریعت بدل جائے گی، مغرب کی ترقی اس لیے ہوئی کہ انھوں نے مذہب کی اصلاح کی۔ سیکولرازم عین اسلام ہے۔ چرچ کا ادارہ پہلے کے مقابلے میں اب دین کی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ حضرت عمر کی شہادت کے ساتھ معاشی، سیاسی، سماجی، قانونی، انصاف کا تجربہ ختم ہو گیا۔ اسلامی کلچر انسانی فطرت کے قریب نہیں ہے۔ مرتد کی سزا اسلام میں غلط ہے۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات نہیں۔ قرآن کا قانون وراثت جدید عہد کے لیے ختم ہو گیا ہے۔ اب مرد و عورت کا حصہ جائیداد میں برابر ہونا

چاہیے۔سود حلال ہے یہ وہ سود نہیں جو عہد رسالتؐ میں تھا۔طٰہٰ حسین مرد مومن تھا اسے ملحد کہا گیا۔

☆ علامہ اقبال کے فرزند جسٹس جاوید اقبال کے ملحدانہ افکار کا جائزہ جاوید اقبال کے خیال میں نص کو معطل کیا جا سکتا ہے۔عورت اور مرد کا حصہ جائیداد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔اسلام چاہتا ہے کہ عورت باپ یا شوہر کی دست نگر رہے۔ قرآن سے استنباط ضمیر کے اطمینان سے مشروط ہے۔ چار شادیوں پر پابندی ضروری ہے کیوں کہ مرد انصاف نہیں کر سکتا۔اسلام کے قوانین عصر حاضر میں قابل عمل نہیں رہے کیونکہ زمانہ بالکل بدل گیا ہے لہٰذا تمام قرآنی قوانین بدلے جائیں،مسلمان عورتوں کو لوٹتے رہے،قرآن نے شراب کو حرام قرار نہیں دیا نچنے کا حکم دیا ہے،اتنی شراب پینا جس سے نشہ نہ چڑھے اسلام میں حلال ہے۔شراب کی زیادہ مقدار پینا حرام ہے۔ اسلام میں گھر میں شراب پینے پر پابندی نہیں۔حضرت عمر کے زمانے میں ہیومن رائٹس موجود تھے۔روایتی اسلام کو باقی رکھا جائے کیونکہ اس کے مٹانے سے ہنگامہ ہوگا۔لیکن اس کی روح کو بدل دیا جائے تا کہ ہنگامہ نہ ہو۔آج کے زمانے میں چور کا ہاتھ کاٹا ہی نہیں جا سکتا۔ہم خواہ مخواہ شریعت کی لاش گھسیٹ رہے ہیں۔اگلی صدی میں عبادات میں بھی اجتہاد کر کے انھیں بدلنا پڑے گا۔نئی دنیا میں عبادات کا موجودہ نظام نہیں چل سکتا۔شریعت کی حکمت صرف عقل پر ہے،قرآن کے جنگی اصول کار آمد نہیں ہیں۔ مسجدیں ریاست کے قبضے میں ہوں،ائمہ کا تقرر ریاست کرے،اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے روشن خیال مولوی مسجدوں کی امامت کیوں نہیں کرتے؟ سرسید نہ ہوتے تو ہم چوغے پہنتے اور داڑھیاں رکھتے،عورتوں کے ساتھ نہ بیٹھ سکتے اور ہر وقت نماز پڑھنا پڑتی اس قوم پر سرسید کا بہت احسان ہے جسے چکایا نہیں جا سکتا۔ پہلے لوگ بہنوں کے ساتھ شادی کرتے تھے۔حضرت آدمؑ کے زمانے میں بھی یہی ہوتا تھا اب یہ کلچر ختم ہو گیا تو نیا کلچر آ گیا۔دین تو کلچر ہے جو بدلتا رہتا ہے۔مغربی کلچر ہی اسلامی کلچر کے قریب ہے۔

☆ معروف صحافی افضال ریحان کی کتاب''اسلامی تہذیب بمقابلہ مغربی تہذیب حریف یا حلیف'' کا تنقیدی جائزہ۔ افضال ریحان کے سوالات یہ بتاتے ہیں کہ وہ مغربی فکر و فلسفے اور اسلامی تاریخ سے واقف نہیں ہیں اور چند چلتے پھرتے مشہور عام خیالات کو اسلامی اور مغربی فکر و فلسفے کا عکس سمجھتے ہیں لیکن اس سے زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ افضال ریحان کے سوالات کا جواب دینے والے پاکستانی دانشور ڈاکٹر جاوید اقبال،جاوید غامدی،ڈاکٹر رشید جالندھری،ڈاکٹر رفیق احمد اور ڈاکٹر حفیظ ملک بھی مغربی فکر و فلسفے کے ساتھ ساتھ مغرب کی درندگی،بہیمیت،وحشت اور بربریت کی تاریخ سے یا تو واقف نہیں ہیں یا اس تاریخ کو دانستہ طور پر بیان نہیں کرنا چاہتے یہ تمام دانشور مسلمانوں کی دہشت گردی پر بے پناہ شرمندہ اور معذرت خواہ ہیں لیکن کسی ایک دانشور نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ ۹ کروڑ سرخ ہندیوں کو مارنے والے امریکی اور تین سو سال میں ایک ارب پچھتر کروڑ انسانوں کو قتل کرنے والی مغربی اقوام دہشت گرد کے بجائے انسانیت کی علمبردار کیوں سمجھی جا رہی ہیں۔مسلمانوں کو دہشت گردی ختم کرنے کا مشورہ دینے والے عالمی دہشت گردوں کی دہشت گردی پر کیوں چپ ہیں؟ یہ دانشور جس بے باکی کے ساتھ عالم اسلام اور علماء پر طنز کرتے ہیں اسی قدر بے باکی کے ساتھ مغرب کی دہشت گردی کو کیوں بے نقاب نہیں کرتے۔کیا یہ دانشور مغرب کے وفادار حلیف تو نہیں؟

☆ رابرٹ فسک کی کتاب "The Great Wall of Civilization" پر تبصرہ فسک نے اپنی کتاب میں امریکی

ذرائع ابلاغ، اخبارات، رسائل وجرائد، صحافیوں، ٹیلی ویژن ریڈیو سے وابستہ دانشوروں کی آزادی صحافت کے دعوؤں کی قلعی کھول دی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امریکی صحافی اخبارات اور ذرائع ابلاغیات صرف وہی کچھ لکھتے، لکھاتے، دکھاتے اور سناتے ہیں جو امریکی ریاست کی خواہش ہوتی ہے۔

☆ پاکستان کے تمام صوبوں میں نجی سطح پر ایک کھرب روپے سے زیادہ مالیت کے سودی کاروبار کی ہولناک تفصیلات اس کاروبار میں اربوں روپے کا سود کمایا جارہا ہے۔ سود لینے والے اور دینے والے کسی دستاویز کے بغیر یہ کاروبار کرتے ہیں۔ کسی حکومت نے آج تک اربوں روپے کے اس منظم سودی کاروبار کی دستاویزات کی پڑتال Documentation کے لیے کوئی کوشش کیوں نہیں کی؟ دنیا کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا واحد کاروبار ہے جس میں شرح منافع کئی سو فیصد اور نقصان کی شرح صفر ہے۔ اس کاروبار کے ذریعے سڑکوں پر منی بسیں، رکشہ، ٹیکسیاں چلائی جارہی ہیں اور بے شمار چھوٹی دکانیں اور چھوٹے کاروبار منظم کیے جارہے ہیں۔ اس کاروباری سود کی شرح بینکوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ پاکستانی اخبارات ذرائع ابلاغیات سیاسی تحریکوں، سیاسی جماعتوں اور مختلف حکومتوں نے اس کاروبار کے بارے میں مجرمانہ سکوت کیوں اختیار کررکھا ہے؟

☆ سترہویں صدی میں سائنسی انقلاب اور نشاۃ ثانیہ کے بعد مغرب کی صنعتی ترقی [جس پر پوری دنیا کو فخر ہے] نے دنیا کو موت کے دہانے پر کھڑا کردیا ہے۔ تیزی سے بڑھتا ہوا درجہ حرارت تمام گلیشئر پگھلا رہا ہے۔ اوزون کی لہر توڑ دی گئی ہے۔ سمندر کی سطح بلند ہورہی ہے، امیزون کے جنگلات جو دنیا کے پھیپھڑے ہیں صنعتی ترقی کے ذریعے کاٹے جارہے ہیں۔ اگلے پچاس برسوں میں خطرہ یہ ہے کہ پانی کے تمام منجمد ذخائر پگھل جائیں گے، ہزاروں شہر ڈوب جائیں گے، پانی کے ذخائر کے خاتمے کے نتیجے میں تیسری عالمگیر جنگ پانی پر لڑی جائے گی اور پانی کے ذخائر والے ملکوں پر قبضے ہوں گے۔ کیوٹو کانفرنس نے امریکہ اور تمام صنعتی ملکوں کو حکم دیا کہ وہ صنعتی ترقی کم کرکے درجۂ حرارت میں کمی کریں لیکن یہ حکم ماننے سے انکار کردیا گیا۔ صنعتی ترقی کے منفی اثرات کا پہلا تحقیقی جائزہ۔

☆ لائبیریا میں ۱۵ سال کی خانہ جنگی کے خاتمے پر بے روزگاری کی شرح ۸۵ فیصد ہوگئی ہے۔ اس بے روزگاری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر ملکی اور امریکی کمپنیاں لائبیریا میں بے روزگاروں کو غلامی کے نئے شکنجے میں کس رہی ہیں۔ بہ ظاہر آزاد بے روزگار غلاموں سے بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ ربر کے درختوں سے دودھ نکالنے کے لیے ہزاروں لوگوں کو ملازمت دی گئی ہے۔ جنھیں روزانہ ۶۰۰ سے ۹۰۰ درختوں سے مائع ربر نکالنا پڑتا ہے۔ منہ اندھیرے شروع ہونے والا یہ کام رات گئے تک جاری رہتا ہے اور غلام کے تمام بیوی بچے غلامی کے اس عمل میں شرکت کرتے ہیں تاکہ کام مکمل ہوسکے۔ غلاموں کو بہت کم تنخواہیں دی جاتی ہیں اور شکایت سننے کا سوال ہی نہیں۔ یہ غلام کمپنی کے رحم وکرم پر ہیں۔ ان کی خوراک رہائش سب کچھ آقا کی مرضی پر منحصر ہے۔ فریاد وفغاں کا کوئی موقع نہیں۔ غلامی کرو یا چلے جاؤ کیونکہ لاکھوں بے روزگار میسر ہیں۔ انٹرنیشنل لیبر رائٹ فنڈ نے غلامی کی اس جدید قسم کے خلاف کیلی فورنیا کی عدالت میں مختلف کمپنیوں کے خلاف ہرجانے کا مقدمہ کرتے ہوئے اپنے موقف میں اسے Virtual Slavery قرار دیا ہے۔ غلامی کی نئی مغربی قسم کا پہلا تحقیقی جائزہ۔

ساحل مئی ۲۰۰۶ء

اگر قرآن واحد ماخذ دین ہے تو
اہل قرآن اور منکرین حدیث
وحدت افکار سے کیوں محروم ہیں؟
اور فرقہ فرقہ کیوں ہیں؟

غلام احمد پرویز صاحب کے افکار میں
بنیادی نوعیت کے تضادات کیوں ہیں؟

قرآن کو واحد ماخذ دین تسلیم کرنے والے
گروہوں کے متضاد، متصادم اور متخالف
افکار، نظریات کا پہلا مفصل جائزہ